السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک میں جو سحری کی اذان کہی جاتی ہے اس کا ثبوت کیا ہے ؟ اگر اذان کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر کے لوگوں کو بیدار کیا جائے تو کیا یہ جائز ہوگا ؟ قرآن وسنت کی روشنی میں تحریر فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے، حضرت بلال اور حضرت ام مکتوم رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے متعلق علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا وہ سحری کے لیے یا فجر کے لیے ؟ صحیح بات یہی ہے کہ وہ فجر کے لیے تھی، کیوں کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اذان سال بھر چلتی تھی، لہذا سحری خاص کے نام پر اذان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لوگوں کو سپیکر کے ذریعہ بیدار کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ امر بالمعروف کے ضمن میں آتا ہے۔ (اہل حدیث لاہور جلد نمبر ا شمارہ ۴۷)

تشریح :... سائل کا سوال تھا کہ سحری کی اذان کا ثبوت ہے یا نہیں ؟ قرآن وسنت کی روشنی میں بیان فرمادیں سائل کو دلائل سے مطمئن کرنے کی بجائے مفتی صاحب نے خود خلل میں ڈال دیا۔

سائل سے مودبانہ گذارش ہے کہ اگر آپ بادلائل اس مسئلہ کو دیکھنا چاہیں تو حضرت العلام حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب محدث روپڑی کا فتویٰ جو پہلے گذر چکا ہے۔ مطالعہ فرمائیں۔ (فقط علی محمد سعیدی، مہتمم جامعہ سعیدیہ۔ سعیدیہ کالونی خانیوال)

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 167]

محدث فتویٰ